درس فقہ

مسافر کہاں سے قصر شروع کریں

از ثناء اللہ عبدالرحیم

مسئلہ ھذا میں نمایاں دو اقوال ہیں۔

(الف) امام ابو حنیفہ, امام مالک, امام اوزاعی, ابو ثور, اسحاق, امام شافعی اور امام احمد (جمہور فقہاء) فرماتے ہیں کہ مسافر اس جگہ سے قصر شروع کرے جہاں سے اس کے گاؤں کی آبادی ختم ہو جاتی ہے۔ امام ابن حزم نے آبادی ختم ہو کر ایک میل کی شرط لگائی ہے۔ (الهداية ۳۳/۲, حاشية الدسوقي ۳۵۹/۱, المجموع ۳۴٦/٤, المغني ۱۹۱/۲, المحلى ۳۱/۵)

جمہور کے دلائل:

(۱)۔ قولہ تعالیٰ ﴿واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاۃ﴾ (سورۃالنساء ۱۰۱)۔

وجہ استدلال۔ نماز کا قصر زمین میں چلنے سے مشروط رکھا اور انسان کو اسوقت تک مسافر نہیں کہا جاتا جب تک وہ اپنے شہر یا گاؤں سے نہ نکلے۔

(۲) نبی ﷺ جب تک شہر مدینہ سے نہ نکلتے اسوقت تک آپ قصر نہیں پڑھتے تھے۔ "عن انس قال صلیت مع النبی ﷺ الظهر بالمدینة اربعا وبذی الحلیفة رکعتین" (صحیح بخاری ۴۰۷/۳, صحیح مسلم ۱۹۹/۵, ابوداود فی سننه ٦۹/٤, جامع الترمذی ۱۰۸/۳) حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کیساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ پر دو رکعت۔ اور یہ سفر حجۃالوداع کے موقع پر تھا معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے اس موقع سفر پر مدینہ میں نماز پوری پڑھ لی اور جب مدینہ سے نکل کر ذوالحلیفہ پہنچے تو قصر پڑھی۔

(۳) "ان علیا رضی الله عنه خرج من البصرة فصلی الظهر اربعا فقال اما انا اذا جاوزنا هذا الخص صلینا رکعتین" (مصنف ابن ابی شیبه ۴۴۹/۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بصرہ سے نکلے تو آپ نے ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور فرمایا کہ اگر ہم اس جھونپڑی سے گزر جاتے تو دو رکعت پڑھتے۔

(۴) مسافر آدمی کی نیت سفر اسکے فعل اور عمل کیساتھ مربوط ہے صرف سفر کی نیت کرنے سے مسافر نہیں کہلاتا چونکہ

نماز کا قصر مسافر کیلئے ہے نہ کہ مقیم کے لئے' توجب تک نیت سفر کے ساتھ فعل سفر نہ ہو' اسوقت تک قصر جائز نہیں (بدائع الصنائع ۲/ ۴۴۹)۔

(ب) دوسرا قول۔

امام عطاء بن ابی رباح, سلیمان بن موسیٰ (شام کا فقیہ) امام عبدالرزاق الصنعانی, حارث بن ربیعہ, اصحاب ابن مسعود میں سے اسود بن یزید کے نزدیک مسافر نے جب سفر کی نیت کی ہو تو وہ اپنے گھر ہی سے قصر شروع کر سکتا ہے۔

دلیل۔

امام ابن المنذر نے حارث بن ربیعہ (جو کہ اہل مکہ کا تابعی ہے) سے یہ حکایت نقل کی ہے کہ "**انه اراد سفرا فصلی بهم ركعتين فی منزله وفيهم الاسود بن يزيد وغيرواحدمن اصحاب ابن مسعود**" یعنی حارث بن ربیعہ نے کسی سفر کے موقع پر اصحاب ابن مسعود کی موجودگی میں اپنے گھر میں قصر پڑھ لیا اگر نا جائز تھا تو اس پر مجلس میں موجود لوگ انکار کرتے۔

لیکن اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ روایت معلق ہے نیز یہ احتمال ہے کہ گھر میں اسکی نماز نفل ہو' اگر یہ فرض تھا تو یہ اس کی ذاتی رائے ہے۔ نبی ﷺ کا فعل اسکے خلاف ہے' لہذا امتی کا فعل قابل اتباع نہیں۔

ترجیح۔

اس مسئلہ میں جمہور کا مسلک راجح ہے چونکہ انکے دلائل قوی اور مضبوط ہیں' اور علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ مسافر جب آبادی سے نکل پڑے تو قصر پڑھ لے۔ آبادی ختم ہونے سے پہلے قصر پڑھنے پر اختلاف کیا ہے تو اتفاق اختلاف پر مقدم ہے۔ امام ابن حجر نے امام ابن المنذر کا یہ قول نقل کیا ہے "**ولا اعلم ان النبی ﷺ قصر فی شیء من اسفاره الابعد خروجه من المدينة**" (فتح الباری ۲/۵٦۹)۔ یعنی میں نہیں جانتا کہ نبی ﷺ نے کسی بھی سفر میں جب تک مدینہ سے نہ نکلے قصر پڑھا ہو۔ گویا کہ اس مسئلہ پر اتفاق اور اجماع نقل کیا ہے۔

واللہ اعلم

☆☆☆☆☆☆☆